بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

گھر کی آفت سے بچنے کے لئے جانور پالنا

تحریر: شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

اسلامک دعوۃ سنٹر، مسرہ۔طائف

گھر کی آفت سے بچنے کے لئے جانور پالنا

سوال: بہت سے لوگ گھر میں اس لئے جانور پالتے ہیں کہ اگر گھر میں کوئی آفت آئے گی تو پہلے جانور پر آئے گی،اس قسم کاعقیدہ رکھنا کیسا ہے؟

جواب: سب سے پہلے ہمیں یہ جان لینا چاہئے کہ ہمارے اوپر جو بھی مصیبت نازل ہوتی ہے وہ اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ (الشوری:30)

ترجمہ: تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے،اور وہ تو بہت سی باتوں سے در گزر فرمادیتا ہے۔

ایک دوسری جگہ اللہ کا ارشاد ہے:

مَّا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ۖ وَمَا أَصَابَكَ مِن سَيِّئَةٍ فَمِن نَّفْسِكَ (النساء: 79)

ترجمہ: تجھے جو بھلائی ملتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو بُرائی پہنچتی ہے وہ تیرے اپنے نفس کی طرف سے ہے۔

اگر اللہ کی طرف سے نازل شدہ ان مصائب سے ہمیں بچنا ہے تو جانوروں کو پالنے سے مصیبت نہیں ٹلے گی بلکہ اچھے اعمال کرنا پڑے گا اور جن برائیوں کی وجہ سے ایسے دن دیکھنے پڑے ان سے توبہ کرنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ گناہوں اور برائیوں سے توبہ کرنے پر معاف کرنے کا وعدہ کرتا ہے اس کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ (التحریم: 8)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔

دیگر مصائب ومشکلات اور برائیوں سے بچاؤ اور ان کو مٹانے اور بخشوانے کا ذریعہ نیکی اور اعمال صالحہ انجام دینا ہے، فرمان الٰہی ہے:

إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ (ھود: 114)

ترجمہ: بے شک نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔

جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ جانور پالنے سے مصیبت ٹلتی ہے یا گھر کی مصیبت پہلے جانور پر نازل ہوتی ہے اس لئے گھر میں جانور پالنا چاہئے ایسے آدمی کا یہ عقیدہ باطل وفاسد ہے۔ یاد رکھیں آسمان میں جس کے لئے جس بلا میں گرفتار ہونے کا اللہ کی طرف سے فیصلہ ہو جاتا ہے وہ بلا اسی شخص پر نازل ہوتی ہے اسے کوئی ٹالنے والا نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے، لہذا مومن کو قرآن سے ثابت یہی عقیدہ رکھنا چاہئے، اللہ کا فرمان ہے:

وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (الانعام : 17)

ترجمہ: اور اگر تجھ کو اللہ تعالٰی کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کا دور کرنے والا سوا اللہ تعالٰی کے اور کوئی نہیں اور اگر تجھ کو اللہ تعالٰی کوئی نفع پہنچائے تو وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔

اس بات کو اللہ تعالی نے دوسرے پیرائے میں اس انداز میں بیان کیا ہے۔

أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ (النمل:62)

ترجمہ: کون ہے جو بے قرار کی دُعا سنتا ہے جبکہ وہ اسے پکارے اور کون اسکی تکلیف کو دور کرتا ہے اور کون ہے جو تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے، کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی اِلہ بھی ہے؟، تم بہت کم نصیحت و عبرت حاصل کرتے ہو۔

مومن کو یہ عقیدہ بھی رکھنا چاہئے کہ اللہ کے سوا خواہ نبی ہو یا ولی کوئی بھی نفع و نقصان کا ذرہ برابر بھی مالک نہیں، اللہ کا فرمان ہے:

قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا (الجن: 21)

ترجمہ: کہہ دیجئے کہ مجھے تمہارے کسی نفع نقصان کا اختیار نہیں۔

اس آیت میں نبی ﷺ کا بیان ہے کہ میں تمہارے لئے کچھ بھی نفع و نقصان کا مالک نہیں ہوں، اور جو غیر نبی ہیں خواہ ولی، پیر، مرشد، عالم، عابد کوئی بھی ہوں وہ بھلا کیسے بلا ٹال سکتے ہیں اور نفع پہنچا سکتے ہیں؟۔ یہ بات اس وقت کی ہے جب نبی ﷺ باحیات تھے یعنی زندہ نبی کسی کے لئے نفع و نقصان کا مالک نہیں تو جو مردہ ہیں وہ بھلا زندوں کو کیا فائدہ پہنچا سکتے ہیں؟ آپ خود اندازہ لگالیں۔